سوال

(238)زنا سے حاملہ عورت کے ساتھ نکاح اور وطی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت ہے باکرہ غیر منکوحہ، مگر زنا سے حاملہ ہوگئی اور ایک عورت ہے مطلقہ یا بیوہ، جو قانون شرع کے موافق عدت پوری کر چکی ہے، مگر بعد انقضائے عدت وہ زنا سے حاملہ ہوگئی۔ پس کیا ان عورتوں کا حالت حمل میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر نکاح جائز ہے تو کیا وطی بھی جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث اس بارے میں جو کچھ حکم فرمائیں، اس کو ظاہر فرمایا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

در صورت مرقومہ جس عورت کو زنا کا حمل ہے، اس سے نکاح جائز ہے، عام اس بات سے کہ وہ مطلقہ ہو یا بیوہ، نکاح جائز و درست ہے، اگر زانی خود نکاح کرنا چاہتا ہے تو نکاح اور وطی دونوں حلال ہیں اور اگر غیر زانی نکاح کرنا چاہتا ہے تو نکاح جائز ہے اور وطی تا وضع حمل حلال نہیں۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں مذکور ہے:

"وقال ابو حنیفہ و محمد یجوز ان یتزوج امراة حاملا من الزنا ولا یطاہا حتی تضع، وقال ابو یوسف لا یصح، والفتویٰ علی قولہما، کذا فی المحیط، وفی مجموع النوازل: اذا تزوج امراة قد زنیٰ ہو بہا فظہر بہا حمل فالنکاح جائز عند الکل، ولہ ان یطاہا عند الکل، و تستحق النفقة عند الکل کذا فی الذخیرة"ا نتہی

امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ و محمد رحمة اللہ علیہ نے کہا: زنا سے حاملہ عورت سے نکاح کرنا جائز ہے، البتہ نکاح کرنے والا تا وضعِ حمل اس سے وطی نہ کرے۔ ابو یوسف رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ نکاح درست نہیں ہے، جب کہ (احناف کے ہاں) امام ابو حنیفہ رحمة اللہ علیہ اور محمد رحمة اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہی فتویٰ دیا جاتا ہے۔ محیط میں بھی ایسے ہی ہے۔ مجموع النوازل میں ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے، جس سے اس نے خود ہی زنا کیا ہو اور اس کے نتیجے میں حمل ظاہر ہوچکا ہو تو تمام کے نزدیک نکاح جائز ہے۔ سب کے نزدیک اس کو اس عورت سے وطی کرنا حلال ہے اور تمام کے نزدیک عورت نفقے کی حقدار ہے۔ ذخیرہ میں بھی ایسے ہی ہے۔

"وہکذا فی شرح الوقایہ و فتح القدیر و حبلی من زنا لا توطا حتی تضع حملہا انتہی" (شرح وقایہ)[1]

"شرح وقایہ اور فتح القدیر میں بھی ایسے ہی ہے: زنا سے حاملہ ہونے والی عورت سے اس وقت تک وطی نہ کی جائے، جب تک وہ وضع حمل نہ کر دے۔"

"وہذا کلہ اذا کان الناکح غیر الزانی فان نکح الزانی بحبلی من زنا منہ جاز النکاح اتفاقا و حل الوطی ایضا کذا فی فتح القدیر واللہ اعلم بالصواب"

یہ سب اس صورت میں ہے، جب نکاح کرنے والا زانی کے علاوہ کوئی آدمی ہو۔ اگر زانی اس عورت سے نکاح کرے، جو اس کے ساتھ زنا کرنے کی وجہ سے حاملہ ہوئی ہو تو بالاتفاق نکاح اور وطی جائز ہے۔

فتح القدیر میں ایسے ہی ہے :۔

کتبہ : السید محمد عبدالسلام عفی عنہ ابو الحسن سید محمد الجواب صحیح ابو محمد عبدالحق۔

ان عورتوں کا حالت حمل میں نکاح جائز نہیں ہے۔

مُحصَنٰتٍ غَيرَ مُسـٰفِحـٰتٍ وَلا مُتَّخِذٰتِ أَخدانٍ ۲۵ ... سورة النساء

"جب کہ وہ نکاح میں لائی گئی ہوں بدکاری کرنے والی نہ ہوں اور نہ چھپے یار بنانے والی ہوں"

الزّانى لا يَنكِحُ إِلّا زانِيَةً أَو مُشرِكَةً وَالزّانِيَةُ لا يَنكِحُها إِلّا زانٍ أَو مُشرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى المُؤمِنينَ ۳ ... سورة النور

زانی نکاح نہیں کرتا مگر کسی زانی عورت سے، یا کسی مشرک عورت سے، اور زانی عورت، اس سے نکاح نہیں کرتا مگر کوئی زانی یا مشرک۔ اور یہ کام ایمان والوں پر حرام کر دیا گیا ہے"

ان دونوں آیتوں سے ثابت ہے کہ عورت زانیہ سے مرد مومن کا نکاح جائز نہیں ہے۔

وَأُولـٰتُ الأَحمالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعنَ حَملَهُنَّ ... ٤ ... سورة الطلاق

"اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں"

اس آیت سے ثابت ہے کہ حاملہ عورت سے بھی حالت حمل میں نکاح جائز نہیں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت میں حمل سے وہ حمل مراد ہے، جو ثابت النسب ہو اور زنا سے جو حمل ہو، وہ ثابت النسب نہیں ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں یہ قید مذکور نہیں ہے۔ اور نہ کسی آیت یا حدیث میں یہ قید مذکور ہے اور اپنی طرف سے کوئی قید لگانا جائز نہیں ہے۔ پس یہ آیت اپنے اطلاق پر باقی رہے گی، ہاں اگر یہ عورتیں زنا سے سچی توبہ کر ڈالیں تو ان کا نکاح بعد وضع حمل کے جائز ہے، کیونکہ آدمی جب گناہ سے سچی توبہ کر ڈالتا ہے تو گناہ سے بالکل پاک ہو جاتا ہے پس یہ عورتیں زنا سے توبہ کر ڈالنے کے بعد زانیہ ہی نہ رہیں بلکہ عفیفہ ہو گئیں۔ پس اس سے پہلی وجہ نکاح کے ناجائز ہونے کی جاتی رہی اور وضع حمل کے بعد حاملہ بھی نہیں رہیں، پس دوسری وجہ بھی جاتی رہی اور جب ان عورتوں کا حالت حمل میں نکاح ہی جائز نہیں تو وطی کیوں کر جائز ہوگی؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1]۔ شرح الوقایہ (1/3/14) فتح القدیر (3/241)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 429

محدث فتویٰ